اتحاد بین المسلمین اہمیت و افادیت

از: مختار ٹونکی (ٹونک راجستھان)

ان هذه امتكم امة واحدة
وانا ربكم فاعبدون --

فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں اور بیرون دریا کچھ نہیں

اسلام دین فطرت ہے اور مسلمان ایک آفاقی امّت ہیں ۔ توحید ، رسالت اور آخرت پر پختہ ایمان کی مضبوط و مستحکم اساس اس امت کو اقوام عالم میں ایک ممتاز و منفرد منصب عطا کرتی ہے ۔ خالق ارض و سماء نے اسے امّت وسط کے ارفع و اعلی مقام پر فائز کیا ہے اور اس بلند و بالا منصب کا تقاضا ہے کہ یہ امّت انسانیت کو منزل مقصود تک پہونچانے اور سواء السبیل پر لانے کا فریضہ انجام دے ۔ یہی وجہ ہے کہ امّت مسلمہ "امر بالمعروف ونہی عن المنکر" کو اپنا مقصود حیات بنا کر طلوع اسلام کے بعد متمدّن دنیا پر چھا گئی اور اعلائے کلمتہ الحق کے نور سے ایک عالم کو منور کر دیا۔ کرۂ ارض پر مسلمان ہی وہ خوش نصیب قوم ہیں جن کا خدا ایک ہے ، رسول (ص) ایک ہے اور جنکی کتاب بھی ایک ہے ۔ اسطرح اسلام دین اخوت بھی ہے اور تمام عالم کے مسلمانوں کو ایک رشتۂ اخوت میں پروتا ہے اور انہیں آپس میں بھائی بھائی قرار دیتا ہے ۔ اسلام کی آفاقی اور ابدی ہدایات اخوت کی جہانگیری اور محبت کی فراوانی کا روشن ثبوت ہیں ۔ اللہ رب العالمین نے قرآن پاک میں جگہ جگہ ارشاد فرمایا ہے اور مسلمانوں کو باہم بھائی بھائی رہنے کی تلقین کی ہے ۔ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ ۔ (مومنین آپس میں بھائی بھائی ہیں) جہاں اتحاد و اتفاق امت کی ضرورت واضح کی گئی ہے وہیں اختلاف و انحراف سے باز رکھا گیا ہے ۔ قرآن پاک مسلمانوں میں باہمی الفت و یگانگت کو اللہ کی نعمت قرار دیتا ہے : وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَاءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖ اِخْوَانًا ۔ (سورۃ آل عمران ۱۰۳)
(اللہ تعالی کے اس احسان اور فضل و کرم کو یاد رکھو جو اس نے تم پر کیا ہے ۔ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے اس کے فضل و کرم سے تم بھائی بھائی ہوگئے)

آل عمران کی آیت نمبر ۱۰۳ میں ارشاد ربانی ہے :

واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا
(سب مل کر اللہ کی رسّی کو مضبوط پکڑ لو اور تفرقے میں نہ پڑو)

سورۂ انفال آیت ٤٦ میں دوسری جگہ خدائے تعالی ارشاد فرماتا ہے :

لَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔
(آپس میں جھگڑا نہ کرو ورنہ تم

سب ہمت ہاردوگے........)

احادیث نبوی ہمارے لئے ہدایت کا ایک روشن مینار ہیں ۔ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کی عالم گیر برادری کو ایک معنی خیز تشبیہ کے ذریعہ بمنزلہ آئینہ قرار دیا ہے ۔حضرت ابو ہریرہ(رض) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے ، نہ اسے بے یار و مددگار چھوڑے ، نہ اس سے جھوٹ بولے نہ اس پر ظلم کرے ۔ اور بے شک تم میں سے ہر ایک اپنے بھائی کا آئینہ ہے ۔ اگر وہ کوئی عیب دیکھے تو دور کردے (مشکوٰۃ)

حضرت ابو موسٰی اشعری(رض) کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

عن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المومن للمومن کالبنیان شدٌ بعضہ بعضاً و شبك بین اصابعہ

(مومن مومن کے لئے عمارت کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے حصّے کے لئے سہارا بنتا ہے پھر مثال دیتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کیں ۔)

تمام مسلمان فرد واحد کی طرح ہیں اگر آنکھ دکھتی ہے تو پورا بدن

> (مومن مومن کے لئے عمارت کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے حصّے کے لئے سہارا بنتا ہے ۔

بے قرار ہوجاتا ہے اگر سر میں درد ہوتا ہے تو سارا جسم بے چینی اور تکلیف محسوس کرتا ہے ۔[مشکوٰۃ]

آیات ربّانی اور احادیث نبوی سے یہ واضح ہوجاتا ہے کہ اتحاد بین المسلمین ایک بدیہی امر ہے فی زمانہ بھی ہم یہ دیکھتے ہیں کہ مسلمانان عالم کی یہ برادری دنیا پر محیط ہے اور اتحاد و اشتراک کا یہ جذبہ کسی نہ کسی صورت میں آج بھی ان میں کار فرما ہے ۔ مسلمان مشرق کا ہو یا مغرب کا ، گورا ہو یا کالا ، امیر ہو یا غریب اور حاکم ہو یا محکوم اپنی ملّت کے افراد سے ایک روحانی اور جذباتی ربط و ضبط رکھتا ہے اسی جذبہ اتحاد کو مدنظر رکھ کر علامہ اقبال نے کہا تھا :

یہی مقصود فطرت ہے یہی رمز مسلمانی
اخوت کی جہانگیری، محبت کی فراوانی

بلاشبہ یہ مذہب اتحاد کا داعی ہے اور انسانی فطرت کے عین مطابق ہے ۔ آفاقی مذہب ہونے کے سبب سے مشرق و مغرب کی حدود کا پابند نہیں ۔ دنیا میں اسوقت مسلمانوں کی آبادی ایک ارب سے بھی زیادہ ہے اور وہ سائبیریا سے لیکر ارجنٹائن تک اور یورپ سے لیکر مشرقی امریکہ تک پھیلے ہوئے ہیں ۔ مسلم آبادی پانچوں براعظموں میں موجود ہے لیکن یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ ہم اسلام کی آفاقیت سے ناآشنا اور اسکی عالم گیر قوت سے محروم ہیں ۔

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

اسلام اور اس کے مکمّل نظام سے خوف زدہ ہوکر اسلام کے دشمنوں نے مسلمانوں کے اتحاد کا شیرازہ بکھیرنے کے لئے شروع سے ہی کوششیں جاری رکھی ہیں اور آج صورت حال یہ ہے کہ اس میں کافی حد تک وہ کامیاب بھی ہوچکے ہیں ۔ ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمانوں نے

قرآنی احکامات اور اپنے پیارے نبی(ص) کی ہدایات کو بالائے طاق رکھ کر اپنا ملی تشخص کھو دیا ہے ۔ مسلمان مختلف فرقوں اور گروہوں میں تقسیم ہوکر آپس میں دست بگریباں ہیں ۔ وہ تمام عصبیتیں جنھوں نے بعثت نبوی سے پہلے عربوں کو تباہ و برباد کر رکھا تھا۔ انہی عصبیتوں میں آج کے مسلمان گرفتار ہیں ۔ نوبت بہ اینجا رسید کہ ان میں نہ صرف انتشار و افتراق ہے بلکہ یہ مختلف قسم کے عوارض کا شکار ہوگئے ہیں ۔ کہیں قومی و ملکی تعصب ان میں جاگزیں ہے تو کہیں رنگ و نسل ان کے دل و دماغ پر حاوی ہے ۔ مسلک اور عقیدے کا اختلاف بھی ان کے اتحاد کو پارہ پارہ کر رہا ہے ۔ مسلمان شیعہ اور سنّی میں بٹے ہوئے ہیں ۔ وہابی اور غیر وہابی بن چکے ہیں ، دیوبندی اور بریلوی کے خانوں میں تقسیم ہوچکے ہیں اور اہل حدیث و غیر اہل حدیث کی درجہ بندی کرچکے ہیں ۔ اسی طرح مقلّد اور غیر مقلّد بن کر ابھرے ہیں ۔ اللہ نے انہیں اپنی کتاب کے ذریعہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار بنایا تھا لیکن یہ ریت کی دیوار بن کر بکھرنے لگے ہیں ۔

ایک ہوجائیں تو بن سکتے ہیں خورشید مبیں
ورنہ ان بکھرے ہوئے تاروں سے کیا کام بنے

آج ہمارا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے۔ کہ مسلمان مومن کی حیثیت سے اپنی شناخت ختم کر چکے ہیں اور انکی علیحدہ سرگرمیاں ان کو ذلیل و خوار کر رہی ہیں ۔ دور جہالت کے مانند اوس اور خزرج بنکر آپس میں سینہ سپر ہیں اور اپنے بڑے دشمنوں کے ہاتھوں ذلّت و خواری کا منہ دیکھ رہے ہیں ۔ سامراجی قوتوں کی برابر یہ کوشش رہی ہے کہ مسلمانوں کو بہر صورت کمزور کر دیا جائے ۔ وہ کوشاں ہیں کہ سازشیں کر کے مسلم ممالک میں تفرقہ ڈالا جائے اور وہ ایسے موقع کی تلاش میں رہتے ہیں کہ غلط فہمیاں پھیلا کر مسلمانوں کے فرقوں کی متحدّہ قوت کو پارہ پارہ کر دیا جائے اور اس طرح ان پر جلد یا بدیر بالادستی حاصل کی جائے ۔ ایران کی یہ آواز لبیک کہے جانے کی مستحق ہے :

"آج کل مسلمانوں کے جملہ گروہ ان شیطانی طاقتوں سے دوچار ہیں جو اسلام کی بنیاد کو ہلانا چاہتے ہیں ۔ دنیا بھر کے تمام مومنین ایک دوسر کے بھائی ہیں جو لوگ آپس میں تفرقہ ڈالتے ہیں وہ درحقیقت مذہب اسلام پر ایمان ہی نہیں رکھتے ۔ اگر مسلمان آپس میں کسی بھی قسم کا جھگڑا کھڑا کریں تو یہ فعل احکام قرآنی کے مطابق ممنوع ہے ."

ملّت کی بقاء اور تحفظ کے لئے ضروری ہے کہ اختلاف سر نہ اٹھانے پائے ۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے واضح الفاظ میں ہدایت فرمائی ! لَاتَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ (تم آپس میں اختلاف پیدا نہ کرو ورنہ تمہارے دلوں میں فرق پڑجائے گا)

سنّی اور شیعہ فرقوں میں کچھ فروعی اختلافات ہیں لیکن یہ اتنے اہم نہیں کہ انہیں بنیاد بنا کر مسلمان آپس میں مناقشوں سے مجادلوں تک پہونچ جائیں ۔ ہندستان میں بھی سنّی شیعہ حضرات ایک دوسرے کے ساتھ اخوت اسلامی کے بجائے غیر اسلامی تعصب کا برتاؤ کرتے ہیں بلکہ کبھی کبھار تو ان میں کشت و خون تک کی نوبت آجاتی ہے ۔ فی الحقیقت سنّی اور شیعہ اختلافات کے پس پردہ فسطائی ذہنیت اور سامراجی قوتیں سرگرم ہیں اور جو ان فرقوں میں مغائرت اور تنافر پیدا کرنے کی کوششوں میں منہمک ہیں ، وہ ان اسلام دشمن طاقتوں کے

خفیہ کارکن ہیں ۔ سنّی شیعہ حضرات مسلمان ہیں اور دونوں اسلامی اخوت کے علمبردار ہیں ۔ مسئلۂ یہ نہیں کہ وہ اخوت و رواداری کے حامی نہیں بلکہ کچھ تفریق پسند علماء اور مغرب پرست سیاست دانوں کی یہ حکمت عملی ہے کہ جب بھی ان میں اتحاد و اتفاق کی فضا ہموار ہوتی ہے تو یہ لوگ فوراً حرکت میں آجاتے ہیں اور یہ کہہ کر اختلافات کو اور ہوا دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ بین الفریقین عقائد میں اتحاد کیسے ہوسکتا ہے اور معمولی و فروعی اختلافات کو اس رنگ میں پیش کرتے ہیں کہ ہر ایک فرقہ دوسرے کو کافر و مشرک سمجھنے لگتا ہے ۔ آج باطل طاقتیں اپنی تمام تر نظریاتی دشمنی اور سیاسی عداوتوں کے باوجود اسلام اور مسلمانوں کی طاقت کو توڑنے ، اسلامی تحریکوں کو کچلنے اور پرستاران توحید کا زور کم کرنے کے لئے حتی المقدور جد و جہد میں مصروف ہیں یہود و نصاریٰ کو ، مغربی سامراج کو اور مشرقی اشتراکیت کو اسلامی بیداری سے خطرہ ہے ۔ اسلام سے اور اس کے ماننے والوں سے انہیں اس درجہ خوف ہے کہ وہ متحدہ طور پر بڑے پیمانے پر سازشیں کر رہے ہیں ۔

> آج باطل طاقتیں اپنی تمام تر نظریاتی دشمنی اور سیاسی عداوتوں کے باوجود اسلام اور مسلمانوں کی طاقت کو توڑنے ، اسلامی تحریکوں کو کچلنے اور پرستاران توحید کا زور کم کرنے کے لئے حتی المقدور جد وجہد میں مصروف ہیں

مادّی حکومتوں نے ذرائع ابلاغ کے ذریعہ دین کو مسخ کرنے کی مہم جاری کر رکھی ہے ، سی ۔ آئی ۔ اے اور کے ۔ جی ۔ بی مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر آنے سے روکنے میں مصروف ہیں ۔ دنیا بھر کے مسلمانوں کی آنکھیں دیکھ رہی ہیں کہ لبنان جل رہا ہے ، افغانستان آگ اور خون کے شعلوں کی زد میں ہے ۔ فلسطین و عراق کا قصّہ تمام ہوچکا اور اب شام اور حجاز کی باری ہے ۔ سامراجی طاقتوں کے ایجنٹوں کو اس بات کی پرواہ نہیں کہ ہمارا قبلۂ اوّل ہم سے چھن گیا ، مسجد اقصیٰ فریاد کر رہی ہے اور ہمارے کعبۂ محترم کی بے حرمتی ہوچکی ۔ وہ تو اپنے حلوے مانڈے کی فکر میں ہیں ۔ انہیں اسلام کے تحفظ اور امت مسلمہ کی سلامتی سے کوئی سروکار نہیں ۔ ایسے وقت میں جبکہ طاغوتی طاقتیں اپنے تمام حربوں سے مسلح اسلام کی بیخ کنی کے درپے ہیں پھر بھی وہ سنّی شیعہ اختلافات کو آگ کی طرح بھڑکا رہے ہیں ۔

شہرہ ہے یگانہ تری بیگانہ روی کا
واللہ یہ بیگانہ روی یاد رہے گی

ایک طرف مسلمانوں میں باہمی اتحاد و اتفاق ، یگانگت و اجتماعیت اور یک جہتی و ہم آہنگی کے جذبات پیدا کرنے اور آپسی افتراق و انتشار اور نفرت و عداوت کے ختم کرنے کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں ۔ اخبارات و جرائد اپنی شاہ سرخیوں اور اداریوں کے ذریعہ لوگوں کی توجہات اس جانب مبذول کرنے میں منہمک ہیں تو دوسری طرف چند تخریب پسند عناصر سنّی اور شیعہ کے فروعی معاملات کو غلط انداز سے پیش کر کے فضا کو مسموم بنانے کی نامناسب جرأت کر رہے ہیں اور یہ ملّت کے خیرخواہوں کی بدگمانیوں اور کوتاہ اندیشیوں کا شاخسانہ ہے ۔

(باقی آئندہ)